نمبر ۴۷ | مورخہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عام صحت اچھی ہے ۔ گلے اور سر درد کی کچھ تکلیف ہے ۔ احباب حضورؑ کی کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں ۔

مولانا اللہ دتا صاحب و مولانا محمد یار صاحب مونگ ضلع گجرات سے ایک کامیاب مناظرہ کرنے کے بعد واپس قادیان پہونچ گئے ہیں ۔

۱۳۔ اکتوبر کو ہاکی ٹورنامنٹ میں جیتنے والی ٹیم کو کپ ملا ۔ اور اچھے کھلاڑیوں میں مختلف قسم کے میڈل بطور انعام تقسیم کئے گئے ۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کوہ مری سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

الفضل کا خاتم النبیین نمبر چھپ رہا ہے

درخواستوں کی تعداد روز افزوں ہے

۱۔ جناب قائم الدین صاحب سیکرٹری جماعت سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے ۔ ۲۵۰ ۔ پرچہ بھجوایا جائے ۔ اور اسی شہر سے ۵۰ پرچے ایک اور صاحب نے منگوائے ہیں

۲۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمل پور سے ارشاد فرماتے ہیں ۔ کہ ۳۵۰ پرچے بھجوائے جائیں ۔

۳۔ جناب مولوی عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ دہلی لکھتے ہیں ۔ کہ ایک سو (۱۰۰) پرچہ بھیجا جائے ۔

۴۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد سے آرڈر دیتے ہیں ۔ کہ ۱۰۰ ۔ پرچہ روانہ کریں ۔

۵۔ سید محمد لطیف صاحب برما سے ۸۰ ۔ پرچے طلب فرماتے ہیں ۔

۶۔ جناب محمد الطاف صاحب نوشہرہ سے ۱۱۰ ۔ پرچے کا آرڈر دیتے ہیں ۔

۷۔ جناب حافظ احمد الدین صاحب جہلم سے ۱۷۵ ۔ پرچہ منگواتے ہیں ۔

۸۔ جناب ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر سے دو سو پرچہ بھجوانے کی اطلاع بھیجتے ہیں ۔

دوستو! جلدی کرو ۔ کہ اب وقت اتنا نہیں ۔ جو ہم مزید آرڈر بک کر کے انہیں وقت پر پہونچا سکیں ۔

الجماعۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

مصر کو روانگی

قبل ازیں کبابیر میں غیر احمدی علماء سے مباحثہ کا ذکر کر چکا ہوں۔ مباحثہ کے تین روز بعد یعنی ۳۱ اگست مصر کو عازم سفر ہوا۔ روانگی سے پہلے سات عورتیں جن کے خاوند احمدی ہیں سلسلہ میں داخل ہوئیں۔

جماعت احمدیہ کبابیر کا اخلاص

جب میں ان سے رخصت ہونے لگا۔ تو انہوں نے عجیب اخلاص و محبت کا مظاہرہ کیا۔ تمام احمدی مجھے الوداع کہنے کے لئے نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے گاؤں سے باہر آئے۔ اور تقریباً سب ہی چشم پر آب تھے۔ اور بہت سے دوسرے روز حیفا میں ریلوے سٹیشن پر بھی حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔

برادرم ممدوح حقی کا مکتوب

جس روز میں مصر کو روانہ ہوا۔ اس سے ایک روز پہلے برادرم ممدوح حقی حلب سے طبریا پہنچے۔ ان کا خط مجھے مصر ملا۔ طبریا سے وہ حیفا اور حیفا سے کبابیر گئے۔ وہاں کی جماعت کے متعلق انہوں نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

گاؤں سے باہر انہوں نے میرا استقبال کیا۔ پھر نماز میں بہت سے احمدیوں کو دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دو روز ان کے پاس ٹھیرا۔ جس محبت اور اخلاص اور حقیقی اخوت کا انہوں نے اظہار کیا۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے انہیں ایمان میں نہایت مضبوط اور راسخ القدم پایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہماری جماعت کے غیر تعلیم یافتہ افراد بھی علماء کا مقابلہ کر لیتے ہیں۔ اور ان کی قوت محبت کو دیکھ کر ہر عاقل کو احمدیت کی صداقت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ پھر وہ مجھے آپ کے مقامات دکھاتے رہے۔ کہ آپ یہاں بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے۔ پھر مجھے ان دو تاریخی درختوں کے پاس لے گئے۔ جن کے سایہ میں آپ کا قاضی اور شنقیطی وغیرہ سے مباحثہ ہوا۔ پھر انہوں نے کیفیت مباحثہ سنائی۔ اور یہ کہ آپ نے کس طرح انہیں لاجواب کیا۔ اور کیونکر وہ خائب و خاسر واپس لوٹے۔ میں ان سے اس حال میں رخصت ہوا ہوں۔ کہ میرا ہر ذرہ لسان شکر ہو کر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقلال بخشے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

فلسطین میں تبلیغ

فلسطین میں سکرٹری جماعت احمدیہ حیفا و سیکرٹری جماعت احمدیہ کبابیر ہر دو دوسرے احمدیوں سمیت تبلیغ میں مشغول ہیں۔ برادرم شیخ سلیم۔ دوسرے احمدی نوجوانوں کو لے کر پادریوں کے مشن میں گئے۔ اور ان سے مباحثہ کیا۔ پادری شیخ سلیم کے اعتراضوں کا جواب نہ دے سکا۔ برادرم شیخ صالح کے ذریعہ ابراہیم آفندی طیرا گاؤں سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

مصر میں تبلیغ

۳۱ اگست کو ساڑھے دس بجے شام کے مصر پہنچا۔ سٹیشن پر پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ و سکرٹری معہ دیگر احباب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ تبلیغ کا سلسلہ شروع ہے۔ ہر جمعرات کے روز شام کو جلسہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل اشخاص سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں۔ (۱) برادرم عبدالحمید آفندی السعید (۲) حلمی آفندی ترکی (۳) عبدالعزیز۔ بعض اوقات مشائخ بھی گفتگو کے لئے آتے ہیں۔ اور دوسرے غیر احمدی دوست بھی اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں جن کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

انتظام جماعت

جماعت کو منظم بنانے کی کوشش جاری ہے۔ گذشتہ اجتماع میں پریزیڈنٹ و سکرٹری تبلیغ و امین الصندوق کا از سر نو انتخاب کیا گیا۔ برادرم احمد صمدی آفندی پریزیڈنٹ اور برادرم عبدالحمید سعید سیکرٹری تبلیغ اور برادرم عبدالحمید خورشید امین الصندوق منتخب ہوئے۔

سوڈان سے

برادرم محمد عثمان سنی صاحب اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے سخت افسوس ہے۔ جو بہت مدت سے آپ کو بوجہ مریض ہونے کے خط نہیں لکھ سکا۔ اور ابھی تک میں شفاخانہ میں ہی ہوں۔ مگر اس وقت طبیعت رو بصحت ہے۔ میں نے اپنے دوستوں میں احمدیت کی تبلیغ کی ان کی گفتگو سے میں جس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک رنگ میں تو احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ مگر وہ مشائخ کی مخالفت کے ڈر سے اظہار نہیں کر سکتے۔ مگر عنقریب انشاء اللہ تعلیم یافتہ گروہ میں انقلاب پیدا ہوگا۔ اور وہ ان امور کے خلاف ضرور شور برپا کریں گے۔ جو اصل میں تعلیم اسلامی میں نہیں تھے۔ مگر بعد میں داخل کر لئے گئے۔ اور آخر کار انہیں احمدیت کے ہی زیر دامن آنا پڑے گا۔ احباب سے ان کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شام میں تبلیغ

برادرم منیر آفندی الحصنی بلودان میں مقیم ہے۔ جہاں لوگ مصر۔ عراق۔ بیروت اور دیگر بلاد سے گرمی کا موسم گذارنے کے لئے آتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہاں کے پادریوں سے بھی میری گفتگوئیں ہوئی ہیں۔ ایک روز تو بازار میں ہی ایک پادری سے گفتگو شروع ہو گئی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے پادری میرے سوالوں کا جواب نہ دے سکا۔ اور جو بات وہ کرتا۔ اُسے ندامت اٹھانی پڑتی۔ مسلمان اس امر سے بہت خوش ہوئے۔ آپکے عراقی اور مصری طالب علموں سے بھی احمدیت کے متعلق مکالمات ہوئے ہیں۔

ایک پنشنر ڈاکٹر کا مکتوب

دکتور صمدی آفندی النعمانی حمص سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے آپ کی کتب میزان الاقوال الھدیۃ السنیۃ۔ البرھان الصریح وغیرہ ملیں۔ ان کے مطالعہ سے مجھے ان لوگوں کی حالت پر سخت افسوس آیا۔ جنہوں نے ناحق آپ کے متعلق کافر وغیرہ کے الفاظ تحریر کئے ہیں۔ میں نے چند سوالات آپ کی خدمت میں لکھے تھے۔ ان کے جوابات کا انتظار ہے۔ ان کے سوالات کا جواب بھیجا جا چکا ہے۔ آخر میں دعا کے لئے سب احباب سے درخواست ہے۔ والسلام

خاکسار جلال الدین شمس احمدی ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۰ء

نہایت ضروری اعلان

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قائمقام ناظر تالیف و تصنیف صوبہ پنجاب کے متعدد اضلاع کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ کرنے پر مامور کئے گئے ہیں آپ نے اس دورہ کے لئے مفصل پروگرام بنایا ہے۔ جو آئندہ اشاعت میں شائع ہو رہا ہے۔ سر دست میں ان جماعتوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ جن کا نمبر سب سے پہلے ہے:۔

ضلع لاہور (۱۹۔ اکتوبر سے ۲۱۔ اکتوبر تک)

(۱) لاہور شہر (۲) لاہور مضافات (چک ۲۶ علی پور۔ کوٹ رادھا کشن۔ نواں پنڈ۔ پٹی وغیرہ)

ان جماعتوں کے نمائندے آپ کو لاہور ملیں۔

ضلع شیخوپورہ (۲۲۔ اکتوبر سے ۲۷ اکتوبر تک)

۲۲۔ اکتوبر شاہدرہ۔ ۲۳۔ اکتوبر شیخوپورہ۔ ۲۴ و ۲۵۔ اکتوبر کرم پورہ۔ ۲۶ و ۲۷۔ اکتوبر سید والہ

بقیہ جماعتیں آئندہ اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

اہل ملک میں اتحاد کا بہترین ذریعہ

دردمندانِ وطن کے لئے ایک نادر موقعہ

سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لیکچروں کی تجویز جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے دو سال ہوئے جاری فرمائی۔ اسے ہندوستان کے طول و عرض میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ جس کا دوست و دشمن سب کو اعتراف کرنا پڑا۔ ہر طبقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں نے اسے محبوب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کو یار و اغیار کے سامنے پیش کرنیکا نہایت مفید طریق تسلیم کیا۔ معزز غیر مسلم اصحاب نے اسے ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بہترین تجویز قرار دیا۔ اور اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی ضرورت بتائی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سال بھی وہ دن قریب آرہا ہے۔ جو اس مقدس تحریک کو عمل میں لانے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اس دن ایک طرف تو فدائیان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حقیقت ظاہر کرنے کا موقعہ میسر آئیگا۔ کہ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات ساری دنیا کے لئے رحمت اور برکت بن کر آئی تھی۔ اور دوسری طرف غیر مسلم اصحاب کو اپنے اعلےٰ اخلاق اور وسیع حوصلگی کے ساتھ رواداری کا ثبوت دینے کا موقعہ ملیگا۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء بروز اتوار ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایسے جلسے منعقد ہونگے۔ جن میں نہ صرف ہر مذہب و ملت کے لوگ شمولیت فرمائیں گے۔ بلکہ ان کے نمایندوں کو ایک عظیم الشان مذہب کے بانی۔ ایک بے نظیر روحانی ہادی اور ایک بے مثال خیر خواہ مخلوق کی پاکیزہ زندگی کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جائیگا۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کو ممنون احسان بناکر اس بات کے لئے تیار اور آمادہ کر سکیں گے۔ کہ وہ بھی دیگر مذاہب کے بانیوں اور مقدس راہ نماؤں کے متعلق پر زور جذبات عقیدت ظاہر کرسکیں ؛

مسلمان ایک نہایت شکر گذار قوم ہے۔ اور جبکہ اسے پہلے ہی یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ہر مذہب کے قابل احترام بزرگوں کی عزت و توقیر کرنا اپنا فرض سمجھے۔ تو ایسی صورت میں جبکہ اس کے پیارے اور محبوب ہادی کی شان کے اظہار میں غیر مذاہب کے اصحاب حصہ لیں گے۔ اس کے سر جذبہ شکر و امتنان سے جھک جائیں گے۔ اور وہ قطعاً برداشت نہ کر سکے گی۔ کہ دیگر مذاہب کے بزرگوں کی شان کے خلاف کوئی ناگوار لفظ سُن سکے۔ اور اگر اسے موقعہ دیا جائے۔ تو وہ ہر مذہب کی قابل احترام ہستیوں کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے تیار ہوگی۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اہل ہند کے آپس کے تعلقات کس قدر خوشگوار اور کتنے محبت آمیز ہو سکتے ہیں۔ اور ان سے کتنے عظیم الشان نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس ہر محب وطن اور محب قوم کا فرض ہونا چاہیئے کہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں حصہ لے۔ اور ہندوستان میں وہ وقت جلد لانے کی کوشش کرے۔ جبکہ ہر طرف محبت اور الفت کی ہوا چلنے لگے ؛

ان جلسوں کی تحریک جہاں مذہبی رنگ میں رنگین لوگوں کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہے۔ وہاں ملکی اور قومی خدمات میں مشغول ہونے والوں کے لئے بھی نہایت فائدہ رساں ہے۔ کیونکہ ہر ایک تحریک خواہ وہ مذہبی ہو۔ یا سیاسی۔ اس وقت تک کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ جب تک اہل ملک کے تعلقات درست اور خوشگوار نہ ہوں۔ اور اس کے لئے اس سے بہتر کوئی طریق نہیں۔ کہ اہل ہند کو ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے کی تلقین کی جائے۔ بلکہ ان کے سامنے اس کا نمونہ پیش کیا جائے۔ پس ہم امید کرتے ہیں کہ مذہبی اور سیاسی دونوں قسم کے اصحاب ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں پورا پورا حصہ لیں گے۔ اور گذشتہ سالوں سے بڑھکر اس سال کے جلسوں کو شاندار بنائینگے۔

اِس موقعہ پر ہم اپنی جماعت کے لوگوں کو خاص طور پر ان کا یہ فرض یاد دلاتے ہیں۔ کہ ان جلسوں کو شاندار بنانے میں انہیں کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ اس کے لئے ہر تکلیف اور ہر مشکل کو عین راحت سمجھنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ کا فضل ان کے ساتھ ہو۔ اور انہیں ان کی امید سے بڑھ کر کامیابی بخشے ؛

بسلامت روی و باز آئی

چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر کے گول میز کانفرنس کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب ہونے پر بعض اخبارات نے جو اس انتخاب کے کسی نہ کسی وجہ سے مخالف تھے۔ بعض ایسے الفاظ بھی لکھے تھے۔ جن سے یہ مترشح ہو۔ کہ چودھری صاحب موصوف کوئی معروف شخصیت نہیں رکھتے۔ اور آپ کا حلقۂ اثر نہایت محدود ہے۔ مگر ۱۰ اکتوبر کو آپ کے انگلستان روانہ ہونے کا نظارہ دیکھنے والوں کا بیان اس الزام کی سراسر تغلیط کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار پرتاپ (۱۲ اکتوبر) لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کے ایک کثیر گروہ نے چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو پُر جوش الوداع کہی۔ تمام پارٹیوں کے مسلمان سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی چلنے سے پیشتر چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو اسقدر ہار پہنائے گئے۔

کہ وہ بار دل میں دبے ہوئے معلوم پڑتے تھے"

تمام پارٹیوں کے مسلمانوں کا آپ کو اس گرمجوشی سے الوداع کہنا اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ آپ کا حلقۂ اثر و احباب بہت وسیع ہے۔ اور تمام خیالات کے مسلمانوں میں آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ چودھری صاحب موصوف ہر طرح کامیاب و کامران کرے۔ اور انہیں ملک و ملت کی بہترین خدمات کی توفیق عطاء فرمائے۔

بائیبل کی حیرت انگیز اشاعت

بائیبل سے عیسائی نوجوانوں کو کوئی دلچسپی نہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اور اس کے لئے ان کے دلوں میں احترام و عقیدت کے جذبات یکسر مفقود ہیں۔

برٹش اینڈ فارین بائیبل سوسائٹی دنیا بھر میں اشاعت بائیبل کا کام کر رہی ہے۔ اس کی تازہ رپورٹ میں بعض وہ جوابات درج ہیں۔ جو بائیبل خریدنے کی تحریک پر انہوں نے دیئے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک نوجوان نے کہا۔

"ہمیں بوسیدہ کتابوں کی ضرورت نہیں۔ ٹالسٹائی۔ سنیئن اور گاندھی کی لکھی ہوئی تازہ کتابیں ہمارے لئے مہیا کر دو"

ایک جرمن نے کہا۔

"کیا میں بائیبل کو خرید لوں۔ لیکن اسے لیکر کیا کرونگا کیا اس میں گھوڑ دوڑ کے متعلق کوئی ہدایات درج ہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس کی کیا ضرورت"

ان جوابات سے بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ عیسائی نوجوانوں کے خیالات بائیبل کے متعلق کیا ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ امر مسلمانوں کے لئے بہت ہی سبق آموز ہے۔ کہ مذہبی لحاظ سے عیسائیوں کی اس قدر ناگفتہ بہ حالت کے باوجود اشاعت عیسائیت کا کام کرنے والے قطعاً مایوس نہیں ہوئے۔ اور برابر اپنی مساعی میں مصروف ہیں۔ اور اپنی کوششوں میں کامیابی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال زیر رپورٹ میں انجیل کی ۱۲ کروڑ ۱۷ لاکھ جلدیں فروخت ہوئیں۔

سوچنے کا مقام ہے۔ جس کتاب کے متعلق اس کے ماننے والے ایسے ایسے مایوس کن خیالات رکھتے ہوں۔ غیر مذاہب کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی ایک سال کے اندر اس کی اس قدر کثیر اشاعت استقلال اور تگ و دو کی ایک قابل تقلید مثال ہے۔ اگر مسلمان بھی اپنے مذہبی لٹریچر کی اشاعت میں اسی تن دہی اور سرگرمی کا اظہار کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ تمام دنیا کو پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ مسلمان توجہ نہیں کرتے ؛

ہندوؤں کا قول اور فعل

گول میز کانفرنس کے لئے ہندوؤں کے دو ڈیلیگیٹ نامزد ہوئے تھے۔ دیوان چمن لال اور راجہ نریندر ناتھ۔ دیوان چمن لال صاحب نے شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اور باقی صرف ایک ہی نمایندہ رہا۔

ہندو سبھا نے اس پر بہت شور و شر کیا۔ اور ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا۔ کہ پنجاب سے ہندوؤں کے کم از کم دو نمایندے نامزد کئے جائیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو ہندو کانفرنس کا بائیکاٹ کر دینگے اور راجہ نریندر ناتھ صاحب پر بھی زور دینگے۔ کہ وہ اس میں شامل نہ ہوں۔

گورنمنٹ پر اس مطالبہ کا جو اثر ہوا۔ وہ دنیا جانتی ہے ہندوؤں کا کوئی دوسرا نمایندہ پنجاب سے نہ لیا گیا۔ اب صرف ایک ہی صورت باقی تھی۔ کہ پنجاب کے ہندو کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیتے۔ اور راجہ صاحب کو وہاں جانے سے روکتے۔ لیکن یہ حسرت کا مقام ہے۔ کہ ہندو سبھا نے اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ اور راجہ صاحب ۱۰ اکتوبر کو بعزم انگلستان روانہ ہو گئے۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ یہی راجہ نریندر ناتھ صاحب ہندو سبھا کے چند ایک سرکردہ اراکین میں سے ایک ہیں۔ اور کچھ عرصہ ہوا۔ آپ ہی اس کے صدر بھی تھے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو قوم کی دھمکیوں اور اس کے افعال میں کس قدر تفاوت ہے۔ بھلا بنیوں سے یہ توقع ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ہاتھ میں آئی کسی چیز کو خواہ وہ کس قدر ادنےٰ اور قلیل ہی کیوں نہ ہو جانے دیں۔

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی درگت

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن وہاں ہر لحاظ سے ان کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ سرکاری ملازمتوں میں ان کی شدید حق تلفی کی متعدد مثالیں قبل ازیں پیش کی جا چکی ہیں۔ لیکن مذہبی لحاظ سے ان کی مشکلات اس سے بھی خوفناک ہیں۔ چنانچہ اپنے مذہب کی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر کوئی مسلمان گائے کو ذبح کر دے۔ تو اسے سات سال کے لئے جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ اور مسلمان یہ معلوم کر کے حیران بلکہ بے حد ملول ہونگے۔ کہ محض گائے کشی کے جرم میں وہاں اس وقت آٹھ ہزار فرزندان توحید قید و بند کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔

اگر کوئی شخص بہ طیب خاطر مذہب اسلام کو قبول کر لے۔ تو اسے طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ آبائی جائداد و وراثت سے اسے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور ریاست کے اندر اس پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا اگر کوئی رہنما جا کر وہاں کوئی تقریر وغیرہ کرنی چاہیئے۔ تو اسکی زبان بندی کے احکام جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماج کو وہاں ہر طرح کی آزادی حاصل ہے۔ اس کے اپدیشک جو جی چاہے بکتے پھریں۔ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

موجودہ والیٔ کشمیر کی روشن دماغی اور آزاد خیالی سے مسلمانوں کی بے شمار توقعات وابستہ تھیں۔ لیکن انکی حکومت کے کئی سال گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک ان میں سے کوئی بھی پوری ہوتی نظر نہیں آتی ؛

مسلمانوں کے مطالبات اور مسٹر چنتامنی

مسلمانوں کے سیاسی مطالبات اس قدر معقول ہیں۔ کہ بعض انصاف پسند اور اخلاقی جرأت رکھنے والے ہندو بھی ان کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ مسٹر چنتامنی جو لیڈر جیسے بااثر اخبار کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ وہ بقول معاصر مسلم اوٹ لک جداگانہ نیابت اور بنگال و پنجاب میں مسلمانوں کی تناسب آبادی کے لحاظ سے نیابت کی معقولیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

ایسے معقول مطالبات کی جنہیں آزاد خیال ہندو بھی معقول سمجھتے ہیں۔ کانگریس کی طرف سے کھلی کھلی مخالفت اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ وہ نہایت ہی تنگ خیال اور فرقہ پرست ہندوؤں کے قبضۂ اقتدار میں ہے

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب

اس وقت ہاں میں اس وقت جبکہ دنیا آسمانی پانی کے لئے تڑپ رہی تھی۔ اور ظلمات کی گھٹاؤں سے تنگ آکر ایک نور کے لئے بیقرار ہو رہی تھی۔ اندھوں کے لئے کوئی رہبر نہ تھا۔ کہ ان کی رہنمائی کرے۔ بھولے بھٹکوں کا کوئی ہادی نہ تھا۔ جو انہیں راستہ دکھائے۔ خدا کی طرف سے ایک پانی اُترا۔ اور زور سے اُترا جس سے ہمیں یہ آواز آئی ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دِن آشکار

جس سے کئی تڑپتے پیاسے سیراب ہوئے۔ اور اسی طرح ان کو ایک نئی اور تر و تازہ زندگی نصیب ہوئی۔ پھر وہ سورج بھی تھا۔ جس سے ظلمات کے تمام پردے چاک ہو گئے۔ اور اُس نے اپنے ظہور سے ایک عالم کو بصارت بخشی۔ اور بزبانِ حال یُوں پکارا ؎

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

مگر افسوس کہ بعض لوگوں نے اس پانی کو عجیب اور خلاف توقع پاکر رد کر دیا۔ اور یہ خیال نہ کیا۔ کہ اس کے لینے میں سراسر ان کا فائدہ ہے۔ اس سورج کی روشنی سے فائدہ نہ اُٹھا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور اس طرف دھیان نہ کیا کہ اس میں خالص انہی کی بھلائی ہے۔

وہ آسمانی پانی کیا ہے؟ اور آفتاب ہدایت کس کا نام ہے؟ وہ سیدنا میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی معہود ہیں۔ سنت مستمرہ کے مطابق آپ کی بھی مخالفت ہوئی اور خوب مخالفت ہوئی۔ سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق علماء نے خوب دل کھول کر زہر اُگلا۔ اور چاہا۔ کہ اس آیت اللہ کو بے نام و نشان کر دیں۔ اور نور الٰہی کو اپنے منہ کی پھونکوں سے گُل کر دیں۔ مگر اللہ تعالےٰ خود اس کا محافظ ہوا۔ اور اس نے تمام مخالفین کو وہ کھلی کھلی شکست دی۔ کہ آج کسی کو سر اُٹھانے کی جرأت نہیں۔ کئی لوگوں نے اپنی موت و ہلاکت سے آپ کی صداقت پر مُہر ثبت کر دی۔ اور کئی لوگوں نے اپنی ذلت و رسوائی سے آپ کے سچا ہونے کا ثبوت دیا۔ گو یہ لوگ بظاہر زندہ دکھائی دیتے ہیں۔ اور عجل سامری کی طرح ان سے بڑبڑانے کی آواز آتی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ لوگ بھی مر چکے۔ گوشۂ تنہائی میں ان کے دِل شہادت دیتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کو مجبور کر کے ان کے ذریعہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کو ظاہر فرمایا۔ مگر ان کو ایمان کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ کاش یہ لوگ کچھ سمجھتے اور ذرا خرد سے کام لیتے۔

جب کچھ نہ بن پڑا۔ تو آپ پر وہ جھوٹے الزامات لگانے شروع کر دیئے۔ جو آپ کی غرض بعثت کے ہی بالکل خلاف تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ اسلام کی بیخکنی کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور در پردہ عیسائی ہونے کی وجہ سے پوشیدہ طور پر عیسائیت کی مدد کر رہے ہیں۔ حالانکہ جب ان کے بڑے بڑے فضلاء کہلانے والے جبہ پوش اور سجادہ نشین اپنے گھروں میں بیٹھے اسلام کو تباہ ہوتا دیکھ کر ذرا حرکت میں نہ آتے تھے۔ اور پادریوں کے ٹڈی دَل فوج کو اسلام کے سرسبز کھیت پر حملہ آور ہوتے ہوئے دیکھ کر انہیں ذرا درد محسوس نہ ہوتا تھا۔ اسلام دشمنوں کے ہاتھوں دنیا سے قریباً مِٹ ہی چکا تھا۔ تو آپ ہی سب سے پہلے وہ مبارک وجود تھے۔ جنھوں نے عین وقت پر اس کی حفاظت کی۔ اور ببانگ دہل تمام دنیا کے مسیحی پادریوں کو چیلنج کیا۔ کہ "کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آئیں۔ میں بے وقت نہیں آیا۔ میں اس وقت آیا۔ کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کُچلا گیا۔ اے آنکھوں کے اندھو! تمہیں سچائی کا مخالف بننا کس نے سکھلا دیا۔ دین تباہ ہو گیا۔ اور بیرونی حملوں اور اندرونی بدعات نے تمام اعضاء دین کے زخمی کر دیئے۔ اور صدی سے بھی ۲۳ تیئیس برس گذر گئے۔ اور کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو کر خدا اور رسول کے دشمن ہو گئے۔ مگر تم کہتے ہو۔ کہ اس وقت خدا کی طرف سے تو نہیں۔ مگر دجال آیا۔ بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو۔ کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گذر گیا۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے"۔

اے مسلمان کہلانے والو! خدارا بتاؤ۔ کہ تمہیں کیا ان لوگوں پر ترس آتا تھا۔ جو خدا اور رسولؐ کی دوستی کو چھوڑ کر دشمنی اختیار کر رہے تھے۔ کیا تم نے اس کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا۔ ہرگز نہیں۔ پس اپنے دلوں سے غیر جانبدارانہ طور پر فتویٰ مانگو۔ اور پھر دیکھو کہ تمہیں اندر سے کیا آواز آتی ہے۔ وہ لوگ جو لھم قلوب لا یفقھون بھا کے مصداق ہیں۔ وہ اس سے مستثنےٰ ہیں۔

یاد رکھو۔ کہ خدا کے پاک لوگوں کی عداوت کوئی اچھا پھل نہیں لاتی۔ ان السموم لشرّ ما فی العالم۔ شر السموم عداوۃ الصلحاء۔

پھر حدیث نبوی کو مدنظر رکھو کہ من عادی لی ولیًّا فقد اذنتہ الحرب۔ یعنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے۔ اُسے لڑائی کے لئے طیار رہنا چاہیئے۔

پس ہر نیک فطرت سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس نے ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کچھ فکر نہیں کیا۔ تو وہ فکر کرے۔ اور اگر اس نے ایک دفعہ حق طلبی سے کام لیا ہے۔ مگر ناکامی ہوئی ہے۔ تو پھر دوبارہ کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ کہ وہ لوگ جو ہمارے لئے جد و جہد سے کام لیتے ہیں۔ ہم انہیں ضرور سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ پس جو کوشش کریگا۔ وہ پائیگا۔ اور جو آہنی دروازہ پر دستک دیگا۔ وہ اس کیلئے کھولا جائیگا۔ پس اٹھو۔ کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ان علماء کی باتوں پر اعتماد نہ کرو۔ کیونکہ اوپر سے صاف ہیں لیکن اندر سے سانپ ہیں۔ باہر سے تو بھیڑوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ لیکن اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ انکو ذرا بھر خدا کا خوف نہیں۔

اسلام بے بس و بے کس ہو چکا تھا۔ بے یار و مددگار تھا۔ خدا نے اس کی مدد کیلئے ایک زبردست اور کامل انسان کو بھیجا جس نے اپنے قول و فعل سے ثابت کر دیا۔ کہ اسوقت اگر دنیا میں کوئی سچا اور زندہ مذہب ہو سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں ایسے پختہ اور مضبوط دلائل پیش کئے کہ جن کو کوئی

پیغامی مسلمانوں کو فاسق سمجھتے ہیں

جب بھی کوئی تحریک مسلمانوں کی بہتری و بہبودی کے لئے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ تو پیغام بلڈنگ میں حسد کی آگ شعلہ زن ہوجاتی ہے۔ اور تمام پیغامی محض مسلمانوں کی حمایت میں آواز اُٹھانے کے جرم میں جماعت احمدیہ کے خلاف کائیں کائیں شروع کردیتے ہیں۔ اور اس جنون کے ماتحت وہ پیغام صلح کے کالموں میں بھی اپنی مجنونانہ حرکات کا اظہار شروع کردیتے ہیں۔ چنانچہ موٹے حروف میں" جماعت قادیان اور اس کے امام محترم سے ایک سوال" کیا جاتا ہے۔ اور نہایت اصرار اور تقاضا کے ساتھ اس کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ جس سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر عامۃ المسلمین کو کافر کہنے کا الزام لگاکر اپنے آقایان ولی نعمت سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرسکیں۔

لیکن اس ناپاک حرکت سے بھی ان کا مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ وہ تو یہ سب کچھ محض اس لئے کرتے ہیں۔ لیکن واقعات شاہد ہیں۔ کہ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے کوئی تحریک ہوئی۔ مسلمانوں نے اسے نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور پیغامیوں کو اس قدر چیخ و پکار کے باوجود روسیاہی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

پیغامی جو سوال ہم سے کرتے ہیں۔ اس کا جواب تو کوئی کچھ چھپی بات نہیں۔ لیکن یہ سوال ضرور دلچسپ اور قابل جواب ہے۔ کہ پیغامی عامۃ المسلمین کو کیا سمجھتے ہیں۔ بے شک وہ بظاہر یہی کرتے ہیں۔ کہ انہیں وہ مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ محض جھوٹ اور فریب ہے۔ پیغامی ہرگز مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغامیان اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۸۵ پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ "مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے"

اور پیغام اپنے رسالہ "مسیح موعودؑ اور ختم نبوت" میں لکھتے ہیں۔ کہ

"فریق لاہور آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو صرف مجدد مانتا ہے"

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جماعت لاہور ان تمام لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد نہیں مانتے۔ فاسق سمجھتی ہے۔

پس ان دونوں حوالوں کی عبارت کو ملانے سے یہ مطلب نکلا۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ چونکہ مجدد ہیں۔ اور مجددوں کا منکر فاسق ہوتا ہے۔ پس تمام غیر لاہوری فاسق ہیں۔

اب فاسق کی تشریح کے لئے جب ہم قرآن کریم کی طرف غور کرتے ہیں۔ تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ فاسق کا حال قیامت کے دن کافر کے حال سے بھی بدتر ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔ واما الذین فسقوا فماواھم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ کہ فاسق شدت عذاب کی وجہ سے بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس سے نکل نہ سکیں گے۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا۔ کہ کافر انسانوں کی کسی بستی میں رہائش رکھنے سے عذاب نہیں آتا۔ لیکن جونہی وہ فسق کرتے ہیں۔ یعنی فاسق بنتے ہیں۔ ان کا پیمانہ لبریز ہوجاتا ہے۔ اور خدا اس بستی کو ہلاک کر دیتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ ان المنافقین ھم الفاسقون۔ کہ منافق ہی فاسق ہوتے ہیں۔ اور منافقوں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے۔ ایک اور جگہ تو فاسقوں کو کفار سے ایک درجہ آگے بتایا۔ چنانچہ فرمایا۔ فمن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ کہ کفر کے بعد فسق کا درجہ ہوتا ہے۔

پس جملہ مسلمانوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اہل پیغام انکو کفار سے بدتر قرار دیتے ہیں۔ اور ان کا محض زبانی دعوٰی کہ ہم مسلمانوں کے حقیقی خیر خواہ ہیں۔ بالکل بے بنیاد دعوٰی ہے۔ یہ صریح طور پر مار آستین ہیں۔ جو مسلمانوں کا لباس پہنکر انکے ڈبونے کے ارادے کر رہے ہیں۔ اور منصوبے سوچ رہے ہیں پس مسلمانوں کو ان کے فریب سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خواب

سال رواں میں جناب مولوی غلام احمد صاحب جلسہ سالانہ احمدیہ پر پونچھ تشریف لائے۔ اور بعد خاتمہ جلسہ چند یوم اس مسکین کے غریب خانہ پر ٹھہرے اور حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعوٰی کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ لاہوری پارٹی کے احمدیوں سے بھی نہایت زور شور سے گفتگو ہوتی رہی۔ آخر کار اس مسکین کے دل میں یقین ہوگیا۔ کہ امت محمدیہ میں سے خداوند کریم نے حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی قرار دیا ہے۔ اس سے پہلے غلام کے دل میں نبوت کے مسئلہ پر شبہ تھا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کی تقریر نے خدا کے فضل وکرم سے تسلی کردی۔ کہ واقعی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰی سچا ہے۔ تاہم میں حیران تھا۔ کہ بڑے بڑے عالم فاضل ان پر کفر کے فتوے کیوں لگاتے ہیں۔ اس پر نیازمند خدا کی جناب میں ہر وقت آرزو کرتا رہا۔ کہ اپنی طرف سے تسلی فرمائے۔ آخر کار بدرجہ کمال عاجز ہوکر خداوند کریم کی جناب میں دعا کی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعوٰی سچا ہے یا جھوٹا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ سفید پوشاک اور دستار مبارک بھاری پہنے ہوئے ہیں اور عرش معلیٰ یا رفرف نے گلے سے حضرت مرزا صاحب کو لگایا ہوا ہے۔ اور آواز مجھے لفظوں میں آئی۔ کہ یہ میرا ہے۔ پس خاکسار نیند سے بیدار ہوگیا۔ یہ مجھے پورا خیال نہیں۔ شاید ۲ بجے رات کا وقت تھا۔ بیدار ہوکر ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجا لایا۔ کہ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی کی نسبت مجھے اپنے فضل وکرم سے خواب میں پورا پورا یقین دلادیا ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں شک ہے خداوند کریم اسی طرح ان کو بھی سمجھا دیوے۔ تاکہ انکو کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے۔

(خاکسار:۔ نواب علی پنشنر ہیڈ کنسٹبل پونچھ)

رپورٹ پراونشل انجمن احمدیہ شمال مغربی سرحد سال ۱۹۲۹-۳۰ء

کانگریس کا سالانہ جلسہ لاہور میں دسمبر ۱۹۲۹ء میں منعقد ہوا۔ اس کے بعد کانگریس کی سیاسی تحریکات سول نافرمانی عدم اتحاد۔ مالیہ و محصول کی عدم ادائگی۔ غیر ممالک کے پارچہ جات و شراب کی دوکانوں کا مقاطعہ پے در پے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اٹھیں۔ اور ان کا سیلاب نہایت زور و شور کے ساتھ موجیں مارتا ہوا صوبہ سرحد میں آ پہونچا۔ اس نے سال رواں کے ابتداء ہی میں صوبہ کی پر امن فضا کو نہایت مکدر کر دیا۔ ہماری انجمن احمدیہ جو فی الحقیقت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور جسے سیاسیات سے کچھ زیادہ سروکار نہیں۔ اور نہ اس کی شورشوں سے دلچسپی رکھتی ہے۔ مگر امن عامہ اور اہل اسلام کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس امر میں جہاں تک ضروری تھا۔ حصہ لینا پڑا چنانچہ اس انجمن نے وقتاً فوقتاً جلسے کر کے مختلف قرار دادیں حکام صوبہ ہذا کو روانہ کیں۔ اور ان کے جوابات بھی وصول ہوتے رہے۔

گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد و انقلابی تحریکات کی مخالفت میں مقامی انجمن ہائے پشاور۔ نوشہرہ۔ کوہاٹ میں جلسے ہوئے جن کی قرار دادیں حکومت مقامی کو روانہ کی گئیں۔ جن سے ہمارے تعلقات حکومت اور پبلک دونوں پر خوب طور سے روشن ہو گئے۔

ان جلسوں کا اثر عام طور پر پبلک نے اور خاص طور پر اہل اسلام نے محسوس کیا۔ مسلمانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ ہماری جدوجہد کو اس باب میں مستحسن نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا۔ تو انشاء اللہ ہمارا یہ طریقہ کار ترقی کا موجب ہوگا۔ اور انجام کار ہماری کوشش بعون اللہ ان میں مذہبی رجحان پیدا کرے گی۔ جو تا حال ان کے نزدیک ایک غیر دلچسپ منظر اور موضوع ہے۔

دعوت و تبلیغ

اس باب میں جو کام انجمن سے سر انجام دیا یہ تھا۔ کہ قادیان سے جو اشتہارات و پبلیکیشن نکلے۔ وہ کثیر تعداد میں صوبہ ہذا کے اضلاع اور ایجنسیوں میں تقسیم کئے گئے۔ لیکن مقامی انجمنوں سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ جس سے یہ معلوم ہوتا کہ پبلک پر ان کا کیا اثر ہوا۔ جو ایک ضروری امر تھا۔ اس سال ہر ہفتہ اتوار کے روز مقامی انجمن پشاور میں جلسہ کرنے کا دستور شروع کیا گیا۔ تاکہ جماعت کی بہبودی کی تجاویز پر غور کیا جائے اور قوم کے نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کو تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے اس غرض کے لئے عربی۔ فارسی۔ اردو و پشتو میں خطبات دیئے گئے

دعوۃ و تبلیغ کے کام کی ترقی کے لئے مقامی انجمنوں سے کوئی مضمون یا ٹریکٹ منظوری کے لئے پراونشل انجمن میں نہیں آئے۔ امید ہے۔ کہ احباب آئندہ خاص طور سے اس طرف متوجہ ہونگے۔ اور اپنی اپنی انجمن کے علمی مذاق رکھنے والے احباب سے مضامین لکھوا کر منظوری کے لئے اس انجمن کو روانہ کریں گے۔ جن کے شایع ہونے اور تقسیم کرنے کا اہتمام جیسا مناسب ہوا پراونشل انجمن کرے گی۔

حساب و کتاب

محاسب صاحب کے نقشہ حساب و کتاب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال زیر رپورٹ میں مبلغ ۴۸۴ روپیہ آمد ۴۰ اروپیہ خرچ اور ۳/۳/۳۴۷ روپیہ بقایا رہا۔ آمد کا روپیہ براہ راست سپرنٹنڈنٹ صاحب پراونشل انجمن کے پاس مردان جاتا رہا ہے۔ اور وہاں سے باقاعدہ وصولی کی اطلاع پریزیڈنٹ صاحب کی علالت کی وجہ سے نہ مل سکی۔

ترنگ زئی، چارسدہ۔ بنوں۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ وانہ کے مقامات سے اب تک کوئی چندہ وصول نہیں ہوا۔ جس کا نہایت افسوس ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ جماعتیں براہ نوازش تمام واجب الادا چندہ جلد ارسال فرما کر مشکور فرماویں گی۔ مردان۔ سرائے نورنگ سے بھی پورا چندہ تاہنوز نہیں پہونچا۔ یہاں کے احباب بھی مہربانی فرما کر باقی ماندہ چندہ جلد ادا کریں۔

{مسجد و سکول برائے انجمن احمدیہ نوشہرہ} سال زیر رپورٹ میں پراونشل انجمن نے امیر انجمن احمدیہ نوشہرہ کی درخواست پر پریذیڈنٹ کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ کو لکھا۔ کہ انجمن احمدیہ نوشہرہ کے لئے مسجد اور لڑکیوں کے سکول کے لئے زمین عطا کی جائے۔ اس کے متعلق انجمن نوشہرہ سے کوئی مزید اطلاع نہیں ملی۔

محمد یوسف صاحب جو ایک آفریدی کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے۔ پراونشل انجمن نے اس بارہ میں حکام بالا دست کو متواتر توجہ دلائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجرم سزایاب ہو گیا

اپریل گذشتہ میں مولوی یحییٰ الدین صاحب احمدی ساکن موضع قادری بانڈہ ضلع کوہاٹ کے خلاف ایک مولوی نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور اس کے ساتھ مقاطعہ کرنے کے لئے بے حد شورش پیدا کی گئی۔ چنانچہ مولوی صاحب کی حالت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ وہ اور ان کے مال مویشی گھر سے باہر نہ نکل سکتے تھے۔

اس امر کے متعلق پراونشل انجمن نے حکام اعلیٰ کو لکھا جس کی نسبت جناب سیکرٹری چیف کمشنر صاحب بہادر سے جواب ملا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہاٹ نے مناسب انتظام کر دیا ہے۔

عملہ

ہمارے مکرم و معظم خان صاحب میاں فضل خان ایک عرصہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ جس کا ہمیں دلی افسوس ہے۔ آپ نے ماہ اگست میں بوجہ بیماری عارضی طور سے اپنی پریزیڈنٹی کا کام مولانا محمد علی صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ پشاور کو تفویض کیا۔ ملک محمد اکرم خانصاحب بی۔ اے۔ وائس پریزیڈنٹ اور جناب قاضی محمد شفیع صاحب ایم۔ اے (آنرز) ایل ایل۔ بی جائنٹ مقرر ہو چکے ہیں۔

جنرل سیکرٹری کو ایک اسسٹنٹ کی ضرورت ہے جو سرفراز خان صاحب کی جگہ مقرر کیا جائے۔ جو پشاور سے باہر کسی دوسرے شہر بس گئے ہیں۔

خاکسار

مرزا شرمت علی سیکرٹری انجمن احمدیہ شمال مغربی سرحد۔ پشاور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

"مقبرہ بہشتی کی غرض یہ ہے۔ کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ مگر کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جو دو تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے۔ مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کر دیتا ہے۔ تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے۔ اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ کہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہونگے اور آئندہ نسلوں کا فرض ہو گا۔ کہ خاص طور پر دعا کریں۔ اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے۔ تو وہ جھوٹا نہیں۔ تو میں اسے بے وقوف ضرور کہوں گا۔ اور سمجھا جائیگا۔ کہ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے تو وصیت کا نظام اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے۔ جو ہر مہینے اپنے لباس یا کھانے یا اپنے بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا صرف کرتا ہے۔ اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دیتا ہے۔ یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماہوار آمد کو چھوڑ کر معمولی مکان کی وصیت کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی منشاء کے مطابق نہ تھا۔

میرے نزدیک ہر وہ جائیداد جس سے کسی کا گزارہ نہیں چلتا۔ اس کی اگر وصیت کرتا ہے۔ تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اس لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں۔"

اس ارشاد کی تعمیل میں مکرمی جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا جن کی سابقہ وصیت محض جائیداد کی تھی۔ اب وہ ۲۱ر ستمبر سنہ ۳۱ء کو لکھتے ہیں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۳ حصہ وصیت حصہ آمد کے طور پر داخل کرتا رہونگا۔

اللہ تعالےٰ چودھری صاحب کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور ان کے اخلاص و ایمان میں برکت دے۔ اور دوسرے موصی احباب کو بھی اپنی اپنی وصیت کی تکمیل کرنے کی جلد توفیق بخشے۔ آمین:

محمد سرور شاہ

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ مقبرہ بہشتی قادیان

آریہ سماج دسوہہ کی فسادانگیزی

قصبہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ہمیشہ سے تعلقات خوشگوار رہے ہیں۔ مگر چند سالوں سے یہاں کی آریہ سماج نے اپنا وتیرہ ایسا بنا رکھا ہے۔ جس سے فتنہ و فساد پیدا ہو۔ اور پبلک میں ناحق نفرت اور عداوت بڑھے۔ چنانچہ اپنے سالانہ جلسوں پر بعض ایسے پدیشکوں کو بلا لیتے ہیں۔ جن کا وجود ملک اور قوم کے لئے نہایت مضر اور خطرناک ہے۔ اور ان سے علی الاعلان سناتن دھرم کے قابل عزت بزرگوں اور مسلمانوں کے انبیاء علیہم السّلام کی شان میں گستاخیاں کرواتے ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر پنڈت ستیہ دیو صاحب ایک اپدیشک ہیں۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ پہلے بھی فساد کا بیج بو گئے تھے۔ معہ سناتن دھرم سبھا اور مسلمانوں کی جمعیت کو جوابی تقریریں کرنی پڑی تھیں اور معاملہ خطرناک ہو گیا تھا۔ مگر چند بہی خواہان قوم نے خدا خدا کر کے اس معاملہ کو فرو کرایا۔

اب کے پھر آریہ یودک سماج کے سالانہ جلسہ میں سناتن دھرم کے بزرگوں اور مذہبی اصولوں کو پبلک کے روبرو نہایت بُرے الفاظ میں پیش کیا گیا۔ اسلام اور بانی اسلام صلعم کے متعلق نہایت بدتہذیبی سے گفتگو کی گئی۔ اور اور پنڈت ستیہ دیو صاحب نے جس کے متعلق اشتہار میں مولوی فاضل عربی لکھا گیا تھا۔ آیات قرآنی کو بالکل غلط پڑھنا شروع کر دیا۔ اور نہایت تحدی سے کہا۔ کہ میں قرآن کریم میں ولذ الالٓ ادحینا۔ دکھا سکتا ہوں۔ اگر نہ دکھاؤں۔ تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ چنانچہ مورخہ ستمبر سنہ ۳۱ء کی شام پنڈت ستیہ دیو صاحب نے یہ دکھانے کا وعدہ کیا۔ مگر وقت مقررہ پر نہ دکھا سکے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ خوش قسمتی سے افسران علاقہ جو نہایت شریف اور ہمدرد لوگ ہیں۔ کی تشریف فرمائی اور حکمت عملی سے معاملہ سلجھ گیا۔ اور امن و امان ہو گیا۔ ورنہ پنڈت ستیہ دیو کی فحش گوئی سے پبلک میں نہایت جوش پھیل گیا تھا۔ اور معاملہ دگرگوں ہونے والا تھا۔ ہم بحیثیت بہی خواہ ملک دسوہہ کی آریہ سماج کے کارکنوں کو اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ایسی کارروائیوں سے احتراز کریں۔

(حکیم عبدالرشید ساکن کالتاں ضلع ہوشیار پور)

مسلمانان شہر انبالہ کا جلسہ

۲۸ر ستمبر سنہ ۳۱ء کو مسلمانان شہر انبالہ کا ایک جلسہ عام زیر صدارت سید محمد حنیف صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل و میونسپل کمشنر مسلم ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں سب فرقوں کے مسلمان شامل تھے۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان شہر انبالہ کا یہ جلسہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کی تجاویز کی جو کانفرنس مذکورہ کے جلسہ منعقدہ شملہ مورخہ ۵ر جولائی سنہ ۳۱ء میں منظور ہوئی تھیں۔ نہایت زور سے تائید کرتا ہے۔ گورنر صاحب نیز وائسرائے ہند سے استدعا کرتا ہے۔ کہ ان تجاویز پر ہمدردانہ غور فرمادیں۔ اور اپنی سفارشات میں اس بات کو خاص پر ملحوظ خاطر رکھیں۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کی نیابت کی نسبت ۵۶ فی صدی سے کسی طرح کم نہ ہو۔

(۲) یہ جلسہ اس امر کا اظہار کرتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اقلیتوں کے حقوق کا پوری طرح سے خیال رکھا جائے گا۔ ہم لارڈ اردن کی ذاتی شرافت اور نجابت کے قائل ہیں۔ اور اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا اپنے خاص مصالح کے ماتحت Special interest کے نام سے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں اُن کے حقوق کو پامال کرائے۔ اگر اس نے ایسا کیا۔ تو ہم اس وقت کہے دیتے ہیں۔ کہ ہم ہر ممکن طریق سے اس کے فیصلے کو رد کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور کبھی پنجاب۔ اور بنگال میں اپنی اکثریت اور سندھ اور صوبہ سرحدی میں اپنی آزادی کی قربانی کو قبول نہ کریں گے۔

(۳) یہ جلسہ گورنر پنجاب کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ لیکن پُر زور طریق سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اپنا جدید کابینہ مرتب کرتے وقت مسلمانان پنجاب کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے قلمدان وزارت تعلیم کسی مسلمان کے سپرد کریں ملک فیروز خان اس کے لئے بہتر آدمی ہیں۔ آپ پر صوبہ پنجاب کے جملہ مسلمانوں کو اعتماد کلی حاصل ہے۔

خاکسار

(سید حامد علی سیکرٹری مسلم لیگ انبالہ شہر)

ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بہادر کی تقریر

سکھوں کی طرف سے دعوت کے موقع پر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

میرے خیال میں آپ لوگوں کے ایڈریس کا جواب میں اس سے زیادہ بہتر طریق پر شروع نہیں کرسکتا۔ کہ مفصلہ ذیل فارسی زبان کا شعر پڑھوں۔ ؎

خوشا وقتے و خرم روزگارے ٭ کہ یارے برخورد از وصل یارے

یعنی "کیسا اچھا ہے۔ وہ وقت۔ اور کیسا خوش نصیبی کا ہے۔ وہ زمانہ جب ایک دوست دوسرے دوست کی تواضع سے حظ اٹھائے"

میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جب پہلے مجھے آپ کی طرف سے دعوت موصول ہوئی۔ تو میں اس بات پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ آپ نے مجھے کیوں مدعو کیا ہے۔ لیکن سردلجیت سنگھ۔ سر جوگندر سنگھ اور دوسرے قدیم دوستوں کی تقاریر سے ان ہمدردانہ جذبات کی توضیح ہو گئی ہے۔ جو آپ میرے متعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

مجھے آپ کی قوم کے ایک بہت بڑے حصے سے روشناس ہوئے اور دوستی قائم کئے کئی سال گزر چکے ہیں۔ حقیقت میں یہ ۱۸۸۵ء کی بات ہے۔ جب میں پہلے پہل ایک نوجوان افسر کی حیثیت سے اس شاندار رجمنٹ میں شامل ہوا۔ جو ابتدا میں بطور "فرسٹ سکھ ارریگولر کیولری" لاہور میں بنائی گئی تھی۔ اور جو بعد میں ۱۱۔ بنگال لانسر کے نام سے مشہور ہوئی۔ رجمنٹ مذکور میں شامل ہونے پر مجھے ایک سکھ دستہ میں لگا یا گیا۔ اور یہ میری خوش قسمتی تھی۔ کہ میں نے اپنے آپ کو بعض ایسے بہترین بزرگ سرداروں اور آدمیوں کے درمیان پایا۔ جو ہر طریق پر اعلےٰ درجہ کے دوست اور رفیق ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے نہایت مہربانی سے مجھے فوراً اپنے حلقوں میں لے لیا۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ ایک سردار نے مجھے گورمکھی کی ابجد پڑھانی شروع کی۔ ابجد سیکھنے کے بعد رجمنٹ کا گرنتھی ہر روز میرے کوارٹر میں میرے ساتھ پڑھنے آتا تھا۔ اور بعد میں مجھے اپنے سرداروں اور آدمیوں کے ساتھ گوردوارہ میں گرنتھ صاحب کے بعض حصوں کے پاٹ کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ میرے لئے یہ بیان کرنا موجب مسرت ہے۔ کہ میری گورمکھی کے بارے میں مشق جاری رہی ہے۔ اور اس وقت تک میری ایسے کئی سرداروں سے جو میرے بہت پرانے واقف ہیں۔ خط و کتابت جاری ہے۔ درحقیقت ایسی ہی عمر میں جبکہ انسان کے دماغ میں کامل طور پر جذب کرنے کی خاصیت ہوتی ہے۔ ایک شخص اپنے دوست بنا سکتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بخوبی جان سکتا ہے۔

مجھے پہلی مرتبہ ۱۸۹۱ء میں کوہ سیاہ کی مہم میں اپنے سکھ دوستوں کے ساتھ جنگی ملازمت کا تجربہ ہوا۔ لیکن حقیقت میں ۱۸۹۷ء میں مجھے ذاتی طور پر سکھ سپاہیوں کے شاندار اوصاف کا اندازہ کرنے کا موقع ملا۔ ۹۸-۱۸۹۷ء میں تیراہ کی مہم میں مجھے قدیم پندرہویں اور چھتیسویں سکھ رجمنٹوں کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا۔ ان دونوں رجمنٹوں نے اس لڑائی میں نمایاں طور پر حصہ لیا۔ ۱۸۹۷ء میں سمانا کے مقام پر چھتیسویں رجمنٹ نے جو صرف بارہ سال قبل قائم کی گئی تھی۔ پہلی مرتبہ آگ کا بپتسمہ لیا۔ اور اس نے اپنے آپ کو خالصہ کی عظیم الشان روایات کا اہل ثابت کیا۔ آپ میں سے بہت سے حضرات کو غالباً سمانا کی لڑائی کے حالات یاد ہونگے چھتیسویں سکھ رجمنٹ کا ہیڈ کوارٹر فورٹ لاک ہارٹ میں تھا۔ اور رجمنٹ کا ایک حصہ گلستان میں مقیم تھا۔ اور ایک چھوٹا سا دستہ سارا گڑھی میں تھا۔ جو دونوں قلعوں کے درمیان پیغام و ذرایع کی چوکی تھی۔ سارا گڑھی پر جو ایک چھوٹی سی چوکی تھی۔ دشمنوں کی طرف سے شدید حملہ ہوا۔ اور وہ باوجود تمام کوششوں کے آخر کار قلعہ میں داخل ہو گئے۔ مجھے ہمیشہ سگنل کا وہ پیغام یاد رہیگا۔ جو ایک نوجوان سکھ سگنیلر نے بھیجا "وہ اب اندر داخل ہو رہے ہیں۔ کیا میں رائفل پکڑ لوں۔ یا سگنل کرتا جاؤں" میرے دل پر اس شخص کی اپنے فرض کی سرانجام دہی کے متعلق ہمت و استقلال دیکھکر بے حد اثر ہوا۔ سارا گڑھی پر حملہ کے ساتھ ہی دشمنوں کی ایک کثیر تعداد گلستان پر بھی حملہ آور ہوئی۔ جسے وہاں کی رجمنٹ کے دستہ نے نہایت بہادری سے سنگینوں کے ذریعہ پیچھے ہٹا دیا کیا ان آدمیوں کا کیریکٹر آپ اصحاب کو اپنے نویں گورو تیغ بہادر کے طرز عمل اور سیرت کی یاد نہیں دلاتا۔ جنہوں نے جیسا کہ ہمیں معلوم ہے دہلی میں قید خانہ میں کمال صبر اور ہمت کا نمونہ دکھایا۔ اور بالاترین منزل سے جہاں وہ جنوب کی سمت دیکھ رہے تھے یہ پیش گوئی کی۔ کہ انگریز سمندر وں کے پار سے آرہے ہیں۔ یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی۔ جو درست ثابت ہوئی۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ آپ لوگ میرے ساتھ اس بارے میں اتفاق کرینگے۔ کہ یہ پیشگوئی نسلوں تک خالصہ کے لئے مفید ثابت ہوئی۔

میرے لئے یہ بالکل غیر ضروری ہے۔ کہ میں ہندوستانی فوج کے ساتھ سکھوں کے دیرینہ اور قابل عزت تعلقات کا ذکر کروں۔ میں صرف ایک خاص رجمنٹ یعنی پرانی چودھویں سکھ رجمنٹ کی کارگذاریوں کا ذکر کروں گا۔ کیونکہ مجھے ذاتی طور پر ان کے شاندار کام کو دیکھنے کا موقع ملا۔ جبکہ وہ میرے زیر کمان جزیرہ نما گیلی پولی میں لڑائی میں شامل ہوئے۔ ان کے اتنے آدمی مارے گئے۔ کہ ہمیں چودہ نمبر رجمنٹ کے ساتھ پٹیالہ سکھ رجمنٹ کو ملانا پڑا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے دونوں رجمنٹیں مل کر ایک ہو گئیں۔ ہر روز مجھے سکھوں کی خندقوں میں جانے اور سرداروں اور جوانوں سے بات چیت کرنے کا موقع ملتا تھا۔ ان سے اس طرح بات چیت کرنے اور یہ دیکھکر کہ انہوں نے خالصہ کی روایات کو برقرار رکھا ہوا تھا۔ بہت خوشی حاصل ہوتی تھی۔ گولیوں کے ذریعہ بہت سے آدمیوں کے مرجانے کے علاوہ مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان کی ایک کافی تعداد کی موت پالے سے واقع ہوئی۔ جو ان شدید اور سرد ہواؤں کے طوفان کے باعث نمودار ہوا۔ جو دسمبر ۱۹۲۷ء میں میرے جزیرہ نما مذکور کو خالی کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے برپا ہوا تھا۔ تاہم سکھوں نے اس کا بھی اسی بہادری اور استقبال کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جس طرح وہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

میں پنجاب میں سکھوں کی بحیثیت ایک علیحدہ قوم کے اہمیت سے بہت اثر انداز ہوا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ صوبہ کے مستقبل میں نمایاں طور پر حصہ لینگے۔ جب میں سکھوں کا بطور ایک علیحدہ قوم کے ذکر کرتا ہوں۔ تو میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان کا فوج کے ساتھ گہرا تعلق ہونے اور اس غور و پرداخت کے باعث جو سکھ فوجیوں کو اپنے مذہب کے اساسی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے متعلق کی جاتی ہے۔

یہ نتیجہ ہؤا ہے۔ کہ وہ مذہبی معاملات میں زیادہ راسخ العقاد ہوگئے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ہر ایک سکھ لڑکا رجمنٹ کے سکول میں داخل ہو۔ اور کامل اور باقاعدہ طور پر گورمکھی میں تعلیم حاصل کرے۔ اور سکھوں کی مختلف کتابیں پڑھے۔ ہم اس بات پر بھی زور دیتے ہیں۔ کہ وہ پنج ککے رکھیں۔ اور میرے خیال میں مَیں یہ کہ سکتا ہوں۔ کہ اگر اس بارہ میں فوج کا سکھوں کے ساتھ پر از استقلال اور ہمدردانہ رویہ نہ ہوتا۔ تو آپ کی قوم کی مذہب کے مقابلہ میں وہ حیثیت نہ ہوتی جو آج ہے۔ اور جس کا نصب العین ایک اونکار ہے۔ درحقیقت میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں یقین کے ساتھ کہ سکتا ہوں۔ کہ فوج اور سرکار نے سکھوں کو امداد دینے اور ان کے مذہب کو پاک و صاف رکھنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ چالیس پچاس سال پہلے اپنے گوردواروں اور نوجوانوں کی مذہبی تعلیم کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتے تھے۔ ہم رجمنٹ کے افسروں نے ہر ایک ایسی رجمنٹ کی لائنوں میں جس میں سکھ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ گوردوارہ بنوایا۔ ہم اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ ایک اچھے گرنتھی کی خدمات حاصل کی جائیں۔ ہم نے اس بات پر زور دیا۔ کہ ہمارے نوجوان سپاہی "پول" لیں اور پنج ککے رکھیں۔ ہم اس بات پر بھی مصر ہوئے۔ کہ انہیں گورمکھی زبان میں تعلیم دی جائے۔ اور بعد میں وہ گرنتھ صاحب پڑھیں۔

جب مَیں پنجاب سے پہلی مرتبہ متعارف ہؤا۔ تو سکھوں کا گڑھ مانجھا دوآبہ اور مالوہ تھا۔ بلکہ میں کہ سکتا ہوں۔ کہ لاہور اور جالندھر کی سول قسمتوں میں سکھ جاگیردار تھے۔ اب یہ صورت حالات یکسر بدل گئی ہے۔ اب وہ لائل پور۔ جھنگ۔ شیخوپورہ۔ شاہ پور منٹگمری اور ملتان کے ضلعوں میں چھا گئے ہیں۔ اور برطانوی حکومت کے زیر اثر خالصہ ان علاقوں پر قابض ہو رہا ہے۔ اور بڑھ رہا ہے۔ جس پر اس نے کبھی حکومت تو کی تھی۔ لیکن جسے اس نے کبھی ترقی نہیں دی تھی۔ کیا ہر جگہ سکھوں کی ترقی نمایاں نہیں؟ دیہاتی پنجاب خاص کر وسطی پنجاب میں اگر کوئی شخص چکر لگائے۔ تو وہ یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ دیہات میں پکی حویلیاں کثرت سے بن رہی ہیں جو ان کے مالکوں کی خوشحالی اور ترقی کی شاہد ہیں۔

جب مجھے پہلی مرتبہ آپ سے واقفیت ہوئی۔ تعلیم کی چنداں قدر نہ تھی۔ اور صرف ۳۵ سال کے قریب ہوئے۔ کہ قوم کے سیوکوں اور دور اندیش سکھوں نے اپنی قوم کی جتھہ بندی شروع کی۔ اور اس کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام کیا۔ مجھے آپ کی اس خواہش کا علم ہے۔ کہ سکھ تعلیمی معاملہ میں دوسری قوموں کے شانہ بہ شانہ رہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ سکھ ایجوکیشن کانفرنس نے صوبہ بھر میں سکھ پرائمری سکولوں اور خالصہ انٹرمیڈیٹ کالجوں کا ایک جال بچھا دیا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہؤا ہے۔ کہ تعلیمی اغراض کے لحاظ سے آپ کی قوم ملک کی کسی دوسری قوم سے کم منظم نہیں ہے

اور یہ دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی ہے۔ کہ خالصہ کالج اور بہت سے خالصہ سکول میری ملازمت کے دوران میں تیار ہوئے۔ اور ان کے ذریعہ سکھوں نے تعلیم میں نمایاں ترقی حاصل کی۔ اور میں یہ کہ سکتا ہوں کہ یہی امر ہماری موجودہ ڈنر پارٹی کا اصل سبب ہے۔

مجھے امید ہے۔ کہ آپ بھی میری طرح اس حقیقت کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ سکھوں اور برطانوی حکومت میں جو دیرینہ تعلق ہے۔ اسی کے باعث آپ کی قوم پر خوشحالی اور فارغ البالی کا دور آیا ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں آپ نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ پنجاب میں برطانوی حکومت کی روش غیر معمولی طور پر فیاضانہ واقع ہوئی ہے۔ آپ کے بڑے بڑے جاگیرداروں اور تاریخی خاندانوں کی حیثیت کو محفوظ رکھا گیا اور ہماری حکومت میں انہیں ترقی حاصل ہوئی ہے۔ میرے خیال میں گذشتہ بیس سال کے اندر آپ کی آبادی میں دس لاکھ کا اضافہ ہؤا ہے۔ اور اگرچہ آپ کے خیال کے مطابق آپ کے ساتھ وہ برتاؤ روا نہیں رکھا گیا۔ جس کے آپ مستحق تھے۔ لیکن آپ کو ماننا ہوگا۔ کہ اصلاح شدہ حکومت میں آپ کی قوم کو خاص حیثیت دی گئی۔ کیونکہ صوبجاتی کونسل میں آپ کی نیابت مقرر کر دی گئی۔ جو آبادی کے لحاظ سے بہت زیادہ تھی۔ یہ امر بھی میرے لئے مسرت آمیز ہے۔ کہ حکومت پنجاب میں آپ کی قوم کا ایک ممبر یا وزیر برسر عہدہ رہا ہے۔ غرضیکہ میں کہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کا پاسہ بھاری ہے۔ اور آئندہ فوجی اور سول کے شعبوں میں آپ کو ایک اہم درجہ حاصل رہیگا

مجھے جس امر کا گہرا احساس ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب آپ اپنے لوگوں کو گمراہ کن مشورے اور غیر معقول جوش سے متاثر ہونے دیتے ہیں۔ تو آپ کا ستارہ گردش میں آجاتا ہے۔ یہ حالت نامل ورتن کے زمانہ میں اور گوردوارہ ایجی ٹیشن کی ابتدائی منازل میں ہوئی تھی۔ اس وقت آپ کی قوم کے بڑے حصے نے پرانی روایات دیرینہ تعلقات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک خلاف قانون شورش برپا کر دی۔ جس کی وجہ سے چند سال تک آپ سیاسی نظم و نسق میں اپنے جائز حصہ سے محروم رہے۔ اور ذاتی طور پر مجھے جس بات سے صدمہ پہنچا۔ وہ یہ تھی۔ کہ آپ نے فوج کے ساتھ اپنے دیرینہ اور باعزت تعلق کو خطرہ میں ڈال لیا۔ اور ایک دفعہ تو یہ امر اغلب نظر آتا تھا۔ کہ آپ کے تعلقات حکومت اور دیگر اقوام کے ساتھ برگشتہ ہو جائیں گے۔ میری دلی دعا ہے۔ کہ آپ اپنی کوشش سے ایسی صورت حال کو آئندہ کبھی رونما نہیں ہونے دیں گے۔

سکھوں کی قوم کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر سنانے کے بعد آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ میرے جذبات آپ کے تعلق میں کیسے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ اتنا گہرا اور اتنی دیر تک تعلق رکھنے کے بعد میرے لئے یہ امر کس قدر ناممکن ہے۔ کہ آپ کو یا ان طویل اور مسرت آمیز ایام کو بھول جاؤں۔ جو مَیں نے پنجاب میں بسر کئے ہیں۔ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ میرے لئے مدت العمر کے دوستوں کو خیرباد کہنا کس قدر تکلیف دہ ہے۔ لیکن جب میں دور دراز انگلستان میں ہوں گا۔ تو مَیں آپ کو اور اس زمانہ کو بار بار یاد کروں گا۔ جب مَیں آپ کے ضلعوں میں گشت کیا کرتا تھا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ کے دل میں میرے لئے اس قسم کے جذبات نہ ہوں گے۔ جو اس فارسی ضرب المثل میں مضمر ہیں۔ کہ سگِ حضور بہ از برادرِ دور۔ اگرچہ مَیں دور ہوں گا۔ لیکن آپ مجھے اپنے بھائی کی طرح یاد رکھیں۔ اور مَیں آپ کی میزبانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر کو اس مصرعہ پر ختم کرتا ہوں۔ کہ ؎

یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد

آریہ سماج ریاستی (جموں) کا فرار

دیالسی میں تین۔ چار۔ پانچ۔ چھ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج کا جلسہ ہؤا۔ جس میں بڑے بڑے پنڈت آئے ہوئے تھے۔ ہماری طرف سے جناب مولوی حکیم نظام الدین صاحب مبلغ بھمبر سے تشریف لائے۔ آریہ صاحبان کو کہا گیا۔ کہ ہمیں صداقت اسلام پر لیکچر دینے کی اجازت اپنی سٹیج پر دو۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ لیکن ۵ ر تاریخ کو خود چیلنج دیا۔ کہ مسلمان مناظرہ کریں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا۔ کہ ہم تیار ہیں۔ مگر آریہ صاحبان نے وقت نہ دیا۔ یہ کہ کر ٹال دیا۔ کہ تم مجسٹریٹ سے منظوری حاصل کرو حالانکہ چیلنج ان کا تھا۔ ہم نے رات کو مسجد میں صداقتِ اسلام پر لیکچر دیا۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہؤا۔ اجتماع کافی تھا۔ خدا کے فضل سے ہمیں خوب کامیابی عطا ہوئی۔ متواتر چار روز مسجد میں وعظ ہوتا رہا۔ جس کا کہ خاطر خواہ اثر ہؤا۔

خاکسار غلام نبی احمدی دیالسی ریاست جموں

ضلع شاہپور و سرگودہا کی جماعتوں کیلئے

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع شاہ پور و سرگودہا کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت دن ہوئے۔ ان کی خدمت میں فارم نمبر ۱ و نمبر ۲ برائے خانہ پری بھیجے گئے تھے۔ مگر تا حال صرف چند ایک انجمنوں کی طرف سے بعد خانہ پری واپس آئے ہیں۔ چونکہ ۲۷ر اکتوبر ۳۰ء کا دن بالکل ہی قریب آرہا ہے۔ اسواسطے تاکیدًا عرض کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد فارم بعد تکمیل واپس کئے جائیں۔

خاکسار محمد سعید سکرٹری تبلیغ مرکزی انجمن احمدیہ سرگودہا

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس:- کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہوسکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے دل کو فرحت بخشتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض حمل نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہوجانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے عہ فی شیشی۔ علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی صہ۔ چھ شیشی عہ ؎ ۔

سرمہ نورانی:- آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عہ فی تولہ۔

دلکشا سنون:- دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے۔ اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

دلکشا ہیر آئل:- بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ہی ضروری ہے بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ اور تین شیشی مہ علاوہ محصول ڈاک۔

دلکشا عطر:- ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر (۸ آٹھ روپے تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیجکر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کریں۔

فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

صرف ایک دفعہ تین سو (۳۰۰) روپیہ لاگت لگا کر

ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر چھ روپیہ روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز۔ بٹالہ۔ (پنجاب)

الفضل کے خاص نمبر کے لئے اپنے اشتہار جلد معہ اجرت مقررہ بھجوائیں (مینیجر)

میں آپ کی کتاب پڑھکر انگریزی میں اچھے نمبروں سے پاس ہوگیا

جناب ایم عبداللہ صاحب مقام پلامنچلی مدراس سے لکھتے ہیں "آپکی کتاب جدید انگلش ٹیچر کے پڑھنے سے میں سینئر سکول لیونگ سرٹیفکیٹ کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوگیا ہوں جس کے لئے میں آپ کا بہت ہی احسانمند ہوں۔ واقعی آپکی کتاب موتیوں میں تولکر لینے کے قابل ہے"

جناب دفعدار منشی لعل صاحب نمبر ۱ چھاؤنی کوئٹہ "جدید انگلش ٹیچر (مصنفہ ماسٹر صدیق الحسن خان) کی جیسی تعریف سنتی تھی۔ ویسی ہی نکلی۔ اس سے بڑھکر انگریزی سکھانے والی کتاب اور کوئی نہیں ہے اس کی قیمت تو ایک ہی صفحہ کے پڑھنے سے وصول ہوجاتی ہے۔ اور باقی کتاب مفت میں رہ جاتی ہے"

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

اگر ایک لایق استاد کی طرح اور بہت جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگالیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

اگر مفید نہ ہو تو ہفتہ کے اندر واپس کریں۔ دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب کریں

تیس سال سے آنکھوں کو بینائی دے رہا ہے اور بار بار کے تجربہ اور ہزارہا شہادتوں نے پبلک سے اسکے اسم بامسمی "سرمہ نور" کا خطاب حاصل کیا ہوا ہے۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ حضرت خلیفہ اول کا سرمہ نور یہی ہے۔ جو دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی ضعف بصر۔ ناخنہ۔ ککرے۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اندھیرا آنا۔ گوہانجنی۔ موتیا بند۔ پڑبال وغیرہ کے لئے اکسیر ہے!

سنیاسی ٹوٹکہ

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ مسے خواہ کسقدر تکلیف دیتے ہوں خون سیر دل جاتا ہو۔ چند دنوں میں ہر قسم کی بواسیر بغیر تکلیف کے جڑ سے دور ہو کر بفضل خدا بشرطیہ

دائمی نجات حاصل ہوجاتی ہے

قیمت صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک

کمزوری۔ ناطاقتی۔ اور کہنہ امراض کے لیے شمار مایوس مریض بذریعہ خط و کتابت ہمارے باقاعدہ علاج سے دوبارہ تندرستی اور جوانی کا منہ دیکھ رہے ہیں!

ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ڈیرہ دون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پر رضاکاروں نے غیر ملکی پارچہ کی دوکان پر پہرہ لگانے پر اصرار کیا لیکن پولیس نے اُن کو منتشر کر دیا۔ ۱۳ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ نیز دفعہ ۱۴۴ وہاں پر نافذ کر دی گئی ہے:

—— قانون انسداد تخویف مجرمانہ کو سلطان پور کے ضلع میں توسیع دے دی گئی ہے:

—— کلکتہ سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع مدناپور کے سب ڈویژن تملوک کے تمام رقبہ میں بدامنی پھیل رہی ہے۔ اس لئے گورنر باجلاس کونسل نے ایک سال کے لئے تمام علاقہ میں مزید تعزیری پولیس کے تقرر کی منظوری دے دی ہے تعزیری پولیس کے مصارف علاقہ کے باشندوں کو ادا کرنے پڑیں گے:

—— احمد آباد ۔ ۱۱ اکتوبر۔ آج ساڑھے تین بجے شام پنڈت جواہر لال نہرو کو مینی تال کے جیل خانہ سے رہا کر دیا گیا سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو ایک موٹر کار میں بٹھا کر آپ کے مکان میں پہونچا آئے۔ آپ نے رہائی کے بعد کانگریس کی صدارت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ آپ بھی شوری جائیں گے۔ یہاں سے الہ آباد کے رستے۔ بمبئی۔ دہلی۔ اور بعض دیگر مقامات کا دورہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کانگریس کے پروگرام کو مزید ترمیموں اور اضافوں کے ساتھ جاری رکھیں گے۔ آپ

—— کلکتہ سے ۱۱ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ایک اور سپیشل ٹربیونل کے تقرر کا گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ یہ ٹربیونل ان چھ بنگالی نوجوانوں کے مقدمہ کی سماعت کرے گا۔ جن کو مرپشاباری زمین سنگھ کے حادثہ بم کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔

—— شملہ میں زبردست افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ سر میلکم ہیلی کے آئندہ وائسرائے بننے کا امکان ہے:

—— عراق کی قوم پرست پارٹی نے دو اخبارات شایع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک صبح نکلا کرے گا۔ اور دوسرا شام کو۔ اول الذکر کا نام صدائے استقلال اور ثانی الذکر کا صدائے وطن ہوگا۔ اس پارٹی کے رہنمائے وزارت داخلہ نے ڈیکلریشن داخل کر دیا ہے:

—— وائسرائے کا نیا آرڈی نینس جاری ہونے کے بعد بمبئی پولیس نے فی الفور کارروائی شروع کر دی ہے سورت بارڈولی۔ گجرات۔ ولا پارلے مضافات بمبئی میں چھاپے مارے

اور ۸۵ آدمی گرفتار کئے۔ جن میں تین عورتیں بھی ہیں۔ تمام جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں:

—— مقدمہ سازش لاہور (جس کا فیصلہ گذشتہ شنبہ کو ہوا) اور ایک جدید وسیع سازش کے سلسلہ میں ان مفرور ملزموں کی گرفتاری یا سراغ لگانے کے لئے حکومت پنجاب نے جو انعامات مقرر کئے ہیں۔ ان کی مجموعی مقدار بیس ہزار روپیہ تک پہونچتی ہے۔ انعامات کے اعلان میں ڈپٹی انسپکٹر خفیہ پولیس نے لکھا ہے۔ کہ اگر کسی شخص نے ان ملزموں کو پناہ دی۔ یا ان کو کسی قسم کی امداد دی۔ تو وہ سات سال قید بامشقت کا مستوجب ہوگا۔

—— ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے راجہ نریندر ناتھ کے نام حسب ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے چودھری ظفر اللہ خان۔ سردار اجل سنگھ۔ سردار سمپورن سنگھ اور آپ کو بحری سفر مبارک ہو۔ میں آپ سب کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ خدا کرے کانفرنس میں آپ لوگوں کی گفت و شنید ہندوستان کے لئے بالعموم اور پنجاب کے لئے بالخصوص امن ترقی اور خوشحالی کا موجب ثابت ہو:

—— حکومت ہند نے ۴ اکتوبر تک ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر جو تازہ تبصرہ شایع کیا ہے۔ اس میں اس امر کا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ کانگریس اپنی ساری توجہ اب عدم ادائے مالیہ کی مہم پر مرکوز کر رہی ہے۔ شمال مغربی سرحد کے تمام سرحدی قبائل گذشتہ ہفتہ میں پُر امن رہے ہے:

—— گورنمنٹ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں آج بعد دوپہر شایع کیا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے احمد آباد۔ بھڑوچ۔ کیرا۔ اور سورت کے اضلاع کی تمام کانگریس کمیٹیوں اور ان کی شاخوں کو نئے آرڈی نینس کے ماتحت خلاف قانون قرار دیا ہے۔ ایسی کانگریس کمیٹیوں کی تعداد ۸۷ ہے۔ گورنمنٹ گزٹ میں مختلف اضلاع کے ۲۸ ایسے کانگریسی دفاتر بتائے گئے ہیں۔ جن پر اسی آرڈی نینس کے ماتحت فوراً قبضہ کر لیا جائے گا۔ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع بنارس کی تمام کانگریس کمیٹیوں اور نوجوان سبھاؤں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

—— دھلی ۔ ۱۱ اکتوبر۔ آج صبح سابق جمعیۃ العلماء کے صدر اور کانگریس کے کارکن مفتی کفایت اللہ گرفتار کر لئے گئے۔

—— الہ آباد ۔ ۱۱ اکتوبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو پھر خون تھوک رہے ہیں۔

—— کلکتہ ۔ ۱۱ اکتوبر۔ ۲۸ ستمبر تک بنگال میں ۲ ہزار چھیالیس کانگریسی رضاکار اور ستیہ آگرہی معافیاں مانگ کر رہائی حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی تحریری وعدہ دیا ہے۔ کہ آئندہ سول نافرمانی کی تحریک میں ہم کوئی حصہ نہ لیں گے:

—— اطلاع آئی ہے۔ کہ نواب حافظ مولوی محمد سعادت علی خان والیئے ٹونک کی مسند نشینی کا جشن ۱۶ اکتوبر کو منایا جائیگا۔

—— پشاور ۔ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جمرود میں چیف کمشنر صوبہ سرحد کے ساتھ ملاقات کرنے اور حکومت ہند کے شرائط کو سننے کے لئے آفریدیوں کا جو جرگہ طلب کیا گیا تھا۔ وہ ٹوٹ گیا ہے۔ چنانچہ اب تمام ضلع پشاور میں جنگی تیاریاں جاری ہیں۔

—— یروشلم ۔ ۱۰ اکتوبر۔ نائب وزیر نو آبادیات یہودیوں کی نو آبادی کا معائنہ کرنے گئے۔ تو یہودیوں نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ کیونکہ حکومت برطانیہ نے امسال یہودیوں کو فلسطین میں نقل مکان کرنے کے لئے پروانہ ہائے راہداری نہیں دیئے۔ پولیس نے مظاہرہ کرنے والوں کو لاٹھیوں کے زور سے منتشر کر دیا۔ اور چار یہودی گرفتار کر لئے:

—— ناگپور ۔ ۱۲ اکتوبر۔ موضع توریہ ضلع سیونی میں پولیس کی ایک جمعیت یہ دیکھنے کے لئے گئی۔ کہ کس طرح ستیہ گرہی قانون جنگلات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ایک ہجوم نے اس پر پتھروں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے ایک مرد اور ایک عورت ہلاک اور نو اشخاص مجروح ہوئے:

—— لنڈن ۔ ۱۱ اکتوبر۔ چند ایام میں سمرسٹ ہاؤس میں ایک غیر معمولی ترکہ کی تقسیم عمل میں آنے والی ہے۔ ڈوبیرٹی قصبہ لاگوس کا رہنے والا تھا۔ وہ حال ہی میں مر گیا۔ اس نے چھ لاکھ پونڈ کا ترکہ چھوڑا ہے۔ متوفی نے اتنی دولت اپنی محنت اور زور بازو سے پیدا کی تھی۔ جس کو وہ اپنی ۱۶ بیویوں اور ۵۰ بچوں کے نام چھوڑ گیا ہے۔ تقسیم وراثت کو قانوناً جائز قرار دیدیا گیا ہے:

—— امرتسر ۔ ۱۱ اکتوبر کو شہر میں ہاتھ کے لکھے ہوئے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ جن میں کپڑے کے سوداگروں کو یہ دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ غیر ملکی کپڑا فروخت کرینگے۔ تو انہیں خطرناک نتائج کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور رات کو کپڑے کی پرانی منڈی میں ایک زور کا دھماکا سنائی دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ منڈی کی تمام دوکانیں فی الفور بند کر دی گئیں:

—— ڈھاکہ میں ۹ اکتوبر کو ایک (بنگالی نوجوان) جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس کا مخبر تھا۔ چند نوجوانوں نے دھار دار اوزار سے حملہ کیا جس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔ ایک مسلمان نوجوان جو اس کے ہمراہ تھا۔ اس کے سر پر زخم آہنی چھری سے آیا۔ اب وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے:

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)